Department of Islamic Studies 26/07/2021
M.A.Islamic Studies Semester I, Paper MIS-103
Topic: Sonane Nasaai.
Dr.Mohd Akram Raza

## سُنَن نسائی

**مصنفِ کتاب:** کنیت: ابو عبد الرحمن، نام: احمد بن شعیب بن یحییٰ بن سنان بن دینار نسائی ہے۔ شہر مرو کے قریب "نساء" میں ۲۱۴ھ میں ولادت ہوئی، اسی کی طرف منسوب ہو کر "نسائی" اور کبھی "نسوی" کہلاتے ہیں۔ اپنے دیار کے شیوخ سے اخذ علم کے بعد، ۲۳۰ھ میں قتیبہ بن سعید کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دو سال استفادہ کیا، اس کے علاوہ خراسان، عراق، حجاز، جزیرہ، شام اور مصر وغیرہ مختلف مقامات کا سفر کیا، اس کے بعد مصر میں سکونت اختیار کر لی اور افادہ و تصنیف میں مشغول رہے۔ ذی قعدہ ۳۰۲ھ میں مصر سے دمشق آ گئے۔

آپ زہد و تقویٰ میں ضرب المثل تھے، ہمیشہ صوم داؤدی کے پابند رہے، دن و رات کا بیشتر حصہ عبادت میں گزرتا اور اکثر حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے، امراء و حکام کی محفلوں سے ہمیشہ گریزاں رہتے، حسنِ سیرت کے ساتھ حسنِ صورت کے بھی مالک تھے، چہرہ نہایت روشن، رنگ نہایت سرخ و سفید اور بڑھاپے میں بھی تروتازہ نظر آتے، چار بیویاں اور دو باندیاں تھیں۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں: "امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی کے مقابلے میں امام نسائی عللِ حدیث اور فنِ اسماء الرجال میں زیادہ ماہر تھے، اور امام بخاری و ابو زرعہ کے ہمسر تھے" (محدثین عظام/ ۲۰۴)

**وفات:** امام نسائی جب مصر سے رملہ اور دمشق پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ بنی امیہ کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے یہ پورا خطہ خارجی افکار و نظریات کی زد میں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کی کھلے عام تنقیص کی جاتی ہے، یہ دیکھ کر امام نسائی کو بڑا رنج ہوا اور انھوں نے حضرت علی کے مناقب میں ایک کتاب تصنیف فرمائی،

پھر خیال ہوا کہ اس کتاب کو جامعِ دمشق میں سنائیں؛ تاکہ لوگوں کی اصلاح ہو اور خارجیت کے اثرات ختم ہوں۔ ابھی آپ نے کتاب کا کچھ ہی حصہ سنایا تھا کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اعتراض کیا کہ آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کچھ لکھا ہے؟ آپ نے جواب دیا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہی کافی ہے کہ ان کو نجات مل جائے، بعض کہتے ہیں یہ جملہ بھی کہا کہ میرے نزدیک ان کے مناقب بیان کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ یہ سن کر لوگ مشتعل ہو گئے، آپ پر تشیع کا الزام عائد کر کے لاتیں مارنا شروع کر دیا۔ آخر اتنا مارا کہ آپ نیم جان ہو گئے۔ خادم اٹھا کر گھر لائے، آپ نے ان سے فرمایا: مجھے ابھی مکہ مکرمہ لے چلو، وہاں پہنچ کر مروں یا راستے میں موت آجائے۔ غرض کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر انتقال ہوا اور صفا و مروہ کے درمیان مدفون ہوئے، بعض کا خیال ہے کہ راستے میں ہی انتقال ہوا۔ وہاں سے مکہ مکرمہ لے جا کر تدفین ہوئی، تاریخ وفات ۱۳/ صفر المظفر ۳۰۳ھ ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمةً واسعة. (سير أعلام النبلاء ۱۱/۱۹۷، بستان المحدثين/۱۸۹)